92 کلومیٹر کا فاصلہ کہاں سے شمار ہوگا، جہاں سے چلا ہے، یا شہر سے نکل کر؟

مجیب: مفتی محمد ھاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 97

تاریخ اجراء: 23ذوالقعدۃالحرام1431ھ/10نومبر2010ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسافر کا 92 کلو میٹر والا فاصلہ کہاں سے شمار ہوگا، جہاں سے چلا ہے وہاں سے یا شہر سے نکل کر؟ یونہی اگر گھر سے لے کر دوسرے مقام تک 92 کلو میٹر سفر بنتا ہے، جبکہ دونوں شہروں کے درمیان کا فاصلہ 92 کلو میٹر نہیں تو اب مسافر بنے گا یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

فاصلہ شہر سے نکل کر شمار کیا جائے گا کیونکہ

اولاً: وہ شہر (اور فنائے شہر) سے نکل کر ہی مسافر شمار ہوتا ہے، اس سے پہلے مسافر نہیں ہوتا۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "فلا یصیر مسافرا قبل ان یفارق عمران ما خرج منہ من الجانب الذی خرج حتی لو کان ثمۃ محلۃ منفصلۃ عن المصر وقد کانت متصلۃ بہ لا یصیر مسافرا مالم یجاوزھا" تو مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے اس جانب سے باہر ہو جائے جس جانب سے وہ نکلے حتی کہ اگر وہ ایسے محلہ میں ہے کہ جو شہر سے جدا ہے حالانکہ وہ پہلے شہر سے متصل تھا تو جب اس سے بھی باہر ہو گا تو مسافر ہو گا۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ723، مطبوعہ کوئٹہ)

محیط برھانی میں ہے: "مادام فی عمرانات المصر فھو لا یعد مسافراً" جب تک شہر کی آبادی میں رہے گا تب تک مسافر شمار نہیں ہو گا۔ (المحیط البرہانی، جلد02، صفحہ387، مطبوعہ ادارۃ التراث الاسلامی لبنان)

بدائع الصنائع میں ہے: "فعل السفر لا یتحقق الا بعد الخروج من المصر" سفر کا فعل شہر سے نکلنے کے بعد ہی ثابت ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد01، صفحہ477، مطبوعہ کوئٹہ)

ثانیاً: مسافر کی تعریف ہی اس طرح کی ہے کہ مسافر وہ ہے جو کہ تین دن (مسافت کی مقدار) کے ارادے سے موضع اقامت (شہر یا قریہ) سے نکلے۔

علامہ شمس الدین تمر تاشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "من خرج من عمارۃ موضع اقامتہ قاصداً مسیرۃ ثلاثۃ ایام ولیالیھا" جو شخص تین دن اور تین راتوں کی راہ تک جانے کے ارادہ سے اپنی اقامت والی آبادی سے باہر ہوا۔ (تنویر الابصار، جلد 02، صفحہ 722 تا 724، مطبوعہ کوئٹہ)

اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "(قاصداً) اشار بہ مع قولہ "خرج" الی انہ لو خرج ولم یقصد او قصد ولم یخرج لا یکون مسافراً" ماتن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قول (خارج ہو) کے ساتھ (قصد سے) کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ اگر نکلے مگر قصد نہ ہو یا قصد ہو مگر خارج نہ ہو تو مسافر نہیں ہو گا۔ (ردالمحتار، جلد 02، صفحہ 723، مطبوعہ کوئٹہ)

ثالثاً: مسافر ہونے کے احکام بھی شہر سے نکلنے کے بعد لگتے ہیں۔

شیخ محمد بن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "من جاوز بیوت مصرہ من جانب خروجہ مریدا سیرا وسطا ثلاثۃ ایام قصر الفرض الرباعی" یعنی جو اپنے شہر کے گھروں سے اپنے نکلنے کی جانب سے تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر ہوا تو وہ چار رکعتی نماز میں قصر کرے گا۔ (ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، جلد 01، صفحہ 237-238، مطبوعہ کوئٹہ)

رابعاً: فقہاء جب مسافتِ شرعی کا ذکر کرتے ہیں تو اس طرح کرتے ہیں کہ یہ مسافر جس شہر میں جا رہا ہے وہ شہر تین دن کے فاصلے پر ہے تو مسافر ہو گا ورنہ نہیں۔ یعنی پہنچنے میں شہر کا اعتبار کرتے ہیں تو چلنے میں بھی شہر کا اعتبار ہونا چاہیے۔

بحر الرائق میں ہے: "ذکر الاسبیجابی المقیم اذا قصد مصراً من الامصار وھو مادون مسیرۃ ثلاثۃ ایام لا یکون مسافراً، ولو انہ خرج من ذلک المصر الذی قصد الی مصر آخر وھو ایضاً اقل من ثلاثۃ ایام فانہ لا یکون مسافراً وان طاف آفاق الدنیا علی ھذا السبیل لا یکون مسافراً" ترجمہ: اسبیجابی نے ذکر کیا ہے کہ مقیم جب کسی شہر کا قصد کرے اور وہ شہر تین دن سے کم فاصلے پر ہو تو یہ مسافر نہیں ہو گا، اور اگر اس مقصود شہر سے (پھر آگے کے لیے) نکلا اور وہ بھی تین دن سے کم فاصلے پر ہے، تو وہ مسافر نہیں ہو گا اگرچہ اس طور پر پوری دنیا گھوم لے۔ (بحر الرائق، جلد 2، صفحہ 228، مطبوعہ کوئٹہ)

خامساً: فقہاء نے بھی دو شہروں کے فاصلے کو معیار بنایا۔

بنایہ میں سفر کی مقدار کے بارے میں مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: ”عن أبي وائل شقيق بن سلمة أنه سئل عن القصر من الكوفة إلى واسط، فقال: لا يقصر الصلاة في ذلك، وبينهما مائة وخمسون ميلا، وعن الحسن بن حي في رواية: لا قصر في أقل من اثنين وثمانين ميلا“ حضرت ابو وائل بن شقیق بن سلمہ سے کوفہ سے لے کر واسط تک کی مسافت میں قصر کرنے کے متعلق سوال ہوا، تو فرمایا: اس میں نماز قصر نہیں اور ان کے درمیان ایک سو پچاس میل ہیں اور حسن بن حی سے ایک روایت میں ہے: بیاسی میل سے کم میں قصر نہیں، جیسا کہ کوفہ سے بغداد۔ (البنایة فی شرح الهدایة، جلد 3، صفحه 242، مطبوعه ملتان)

سادساً: امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرتے ہوئے ایک سائل نے وطن سے فاصلہ شمار فرمایا اور امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے اسے برقرار رکھا۔

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ ”زید کے وطن سے ایک مقام تیس کوس کے فاصلے پر واقع ہے اور زید نے ایسی راہ سے سفر کیا کہ اس مقام تک چالیس کوس مسافت طے کرنی ہوئی، تو زید پر نماز کا قصر ہے یا نہیں؟“ تو جواباً ارشاد فرمایا: ”ہے جبکہ قصد دو جگہ پر منقسم نہ ہو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 254، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سابعاً: بلکہ قدوری کے اندر صراحت ہے کہ تین دن کا فاصلہ (شرعی مسافت) شہر سے شمار ہوگا۔

چنانچہ اس میں لکھا ہے: ”ان یقصد الانسان موضعاً بینه و**بین مصره** مسیرة ثلاثة ایام فصاعداً“ انسان ایسی جگہ کا قصد کرے کہ اس جگہ اور انسان کے شہر کے درمیان تین دن یا اس سے زائد کی مسافت ہو۔ (قدوری مع الجوہرة، جلد 1، ص 215، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

لہذا اگر گھر سے دوسرے مقام تک تو 92 کلو میٹر ہے، لیکن دونوں شہروں کے مابین 92 کلو میٹر نہیں، تو شرعی مسافر نہیں بنے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net